ابو محمد عبد الواحد
یکے از خانوادۂ
منشور محمدی
32 لال مسجد اے اسٹریٹ
بنگلور 560051

منشور محمدی
۱۳۰۱ھ

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

اعر یگانہ مشہور زمانہ غواص بحر سخنوری رونق افزائے معنی پروری جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار

مثنوی

ہی کوہی خاص خاص یک مثت — ہی حمدِ خدا قلم کی کمت
ون دیتے ہین یہہ گواہی — تحقیق ہی وحدت الٰہی
وہ ہی کہ جسنے قبلِ آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
د اللہ ای پیمبر — صدقے جاے فصیح تجہ پر
ب سے ہی جب سے تو نہین تھا — رب کے کوی رد بر نہین تھا
ہی تیری فیض سے از آغاز — منشور محمدی یہہ ممتاز
ی پر اسکے یہہ جوانی — ہی لذت عمر جاودانی
کے بجاہی ناشکیبی — ظاہر ہی اسکی دلفریبی
ہی غیر دین کے رد پر — نازان ہی بہت تیری مدد پر
ی سب سے یہہ پکارے — ای مومنوای نبی کے پیارے
شریف پاکدین ہے — اسلام کا دلسے جو معین ہے
ری معدلت بیانی — لازم ہی تم کو قدردانی
ین بے بہا ہون لیکن — ملنا میرا سفت یونہی ممکن
ے بدل وہ مرد دانا — کرتا رہیگا مجھے روانہ

پائین سنے جو دو زبانین — بیکارانہین نہ لوگ جانین
رکہتا ہی جو یہہ چاک سینہ — ہی عاشق شاہد مدینہ
لکھا سر لوحۂ زبرجد — منشور رسالتِ محمدؐ
آغاز نے تجہ سے پایا انجام — انجام کو تو نے بخشا اعلام
ای تجہ پہ درود اور مقرر — تیرے اصحاب و آل سب پر
پرچہ ہی اک حبیب بےمثال — اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صدی مین تیرہوان سال
کلمہ تیرہتے ہین اسکا ہر آن — راہب قسیس اہل صلبان
امت سے ترے یہی ہی امید — رکہے گی عزیز اسکو جاوید
دیکہو تیرے مہتمم کے قسمت — حق نے اسے دی ہی کیا سعادت
مین سعی سے اسکے ہون گرامی — وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
ہی تم کو ضرور گر ہو دیندار — دل بیچ کے ہو مرے خریدار
تم حق تشیوع مہتمم کو — فورا زر نقد پانچ بیسجو
ہر عشرہ مین سال بھر تمہارا — حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اسلام دے چکا۔
یہہ وہی منشور ہی کہ جسکے جواب دہی سے ہمارے مخالف عاجز ہوکر شب و روز اسکے موقوفی کے لئے دعائین کر رہے ہین۔
یہہ وہی منشور ہی کہ سب عذبات وخیالات مخالفین کو بخوبی رد کرکے اپنی حقانیت اور اسلام کا دین ناسخ ہونا ظاہر کیا اور مخالفین کے دلون پر آبلۂ غم نکالا۔
یہہ وہی منشور ہے کہ اثبات ہر ایک دعوی اسلام کا کتب مخالفین سے کرکے انھین لاجواب کیا۔
یہہ وہی منشور ہے کہ جسکی خوبی و بہتری کا چرچا چار دانگ عالم مین ہو رہا ہے۔
فللہ الحمد کہ جلد سال سیزدہم کا آغاز ہے۔ سال اول سے تا این وقت خدا کے فضل وعنایات وکرم سے منشور محمدی کا بول بالا رہا۔ زمین سے آسمان تک نغمہ بلند پرواز ہی۔ آغاز سے تا اینندم اخبار مذکور مخالفین اسلام کو جواب دندان شکن دیتا رہا ہے اور سینہ سپر ہوکر لڑتا رہا ہے۔ حقیقت مذہب عیسائی کی خوب قلعی کھولی گئی اور حضرات پادریون کی چالاکی و فریب و وعظ و منادی کی کیفیت بھی خوب ظاہر ہوتی رہی۔ ہر کہ و مہ کو بلطفیل اس منشور ہدایت دستور کے یہہ معلوم ہوگیا کہ دین عیسوی کی بنیاد صرف بے دینی و گمراہی پر ہے۔ مدعیان دین پولوسی سے سوائے سکوت و خموشی کے اور کچھ بن نہ پڑا۔ اگرچہ مخالفین دین اسلام کے نزدیک کثرت مال و زر ہے اور وہ لوگون کو اسکی طمع دیکر اپنے مین کھینچے ہین مگر خدا نے جنکو ذرہ سی عقل بھی عنایت فرمائی ہے اور بطور تحقیق ہر دین و ملت کے اصول و فروع کو تحقیق کرتے اور اس اخبار فیض آثار کا شب و روز سیر و ملاحظہ کرتے ہین اُن مقدس حضرات پر حقیقت و فضیلت دین اسلام کی اور بطلان دین عیسوی کا کالشمس فی النہار بخوبی ظاہر ہے۔ اس منشور کے بطفیل دن بدن دین اسلام کی ترقی ہوتی ہے اور اکثر کفرہ و فجرہ اس دین متین مین داخل ہوکے سعادت دارین کماتے ہین **اب** مین اس مقام پر سال گذشتہ کے نو مسلمون کی فہرست قلمبند کرتا ہون تا سب ناظرین اخبار کو معلوم ہو کہ اللہ تبارک و تعالی کے فضل و کرم اور بطفیل اس اخبار اور علماء ہند و پنجاب کے سعی کے دین اسلام کی یہہ شوکت و رونق ہے کہ جسکو مخالف ملاحظہ کرکے کف افسوس ملتا اور اپنا ہات کاٹ کھاتا ہے۔ نہ اسلام کی کوئی فنڈ ہی اور نہ کسی سرکار و ریاست اسلامیہ ہند سے اس اخبار فیض آثار و واعظین دین اسلام کو پادریون کی طرح مدد ملتی ہے۔ اسلام کا غلبہ جو اظہر من الشمس ہے یہہ بھی ایک فضل الٰہی ہے۔ لاریب دین اسلام کا یہہ بھی ایک بڑا معجزہ ہے اسکو ہر کسی زمانہ مین غلبہ ہوتا ہے اور جمیع ادیان پر تفوق لیجاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اصول اسلام نہایت مضبوط و مستحکم ہین۔

مقام **ثرودی** ملک چاندہ مین **سات** ہندو مشرف باسلام ہوے (دیکھو منشور محمدی نمبر ۱ جلد ۱۲) ملک شام مین ایک پادری نے سوا اپنے سیم صاحبہ و بچون کے دین اسلام قبول کیا (منشور نمبر ۱ جلد ۱۲) مقام **قطع** مین کئے سندھی و کاندار دن نے اپنے عورات و بچون کے ساتھ دین اسلام قبول کیا (منشور نمبر ۳) مقام **کلکتہ** مین ایک عورت اپنے کفر سے توبہ کی اور مسلمان ہوی (منشور نمبر ۳) شہر **بمبئی**

مین ایک پادری نے اپنے شوق دلی سے بعد آگاہی
حقیقت اسلام مشرف باسلام و ایمان ہوا (منشور نمبر ۶)
مقام کمپ شعلہ پور مین ۳۴ کفرہ فجرہ دین محمدی مین داخل
ہوے (منشور نمبر ۶) مقام شالہ مین ایک عیسائی مسلمان
ہوا (منشور نمبر ۶) مقام لودیانہ مین ایک ہندو مشرف
باسلام ہوا (منشور نمبر ۷) شہر امرتسر مین دو عیسائی
جنکا ایک اول مین مسلمان تھا اور بیچ مین نصرانی ہو گیا تھا
دین اسلام قبول کیے (منشور نمبر ۷) شہر بمبی مین ایک
پادری اور ایک ہندو دولت اسلام سے سرفراز ہوے
(منشور نمبر ۷) شہر لاہور مین دو شخص جو مرض کفر سے
علیل تھے شفاخانہ دین محمدی مین داخل ہو کے باستعمال
معجون کلمہ شہادت شفای کلی حاصل کیے (منشور نمبر ۸)۔
مقام بدایون دامرتسر لاہور و کلکتہ و سہارنپور و
بمبئی مین تیس ہندو فضل خدا سے مسلمان ہوے۔
(منشور نمبر ۱۰) شہر اجمیر مین ۴ ہندو اور ایک عیسائی
دین اسلام کا غسل پاکر مشرف باسلام ہوے (منشور نمبر ۱۱
مقام ہیراگدہ مین ایک عورت قوم ہنود سے اسلام مین
داخل ہوے (منشور نمبر ۱۱) شہر بمبی مین ایک عیسائی
اور دو ہندو عورات زیور اسلام سے مزین ہوے۔
منشور نمبر ۱۳) مقام ریبنی مین چار ہنود مشرف باسلام
ہوے (منشور نمبر ۱۵) شہر احمد آباد مین ایک ہندو
نے مذہب اسلام قبول کیا (منشور نمبر ۱۶) مقام
جمال پور ایک ہندو نے اپنے مذہب باطل کو ترک
کر کے دین حق اسلام مین شامل ہوا (منشور نمبر ۱۶)۔
مقام بیاندوزہ مین ایک ہندو نے دین اسلام سے
مشرف ہوا (منشور نمبر ۱۶) شہر بمبئی مین ایک پارسی
زیور اسلام سے مزین ہوا (منشور نمبر ۱۶) مقام نوشہر
مین ایک سکہ مسلمان ہوا (منشور نمبر ۱۷) موضع تیبو مین
ایک ہندو مشرف باسلام ہوا (منشور نمبر ۱۷) موضع
پیرو دال مین ایک کشتری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم پر ایمان لایا (منشور نمبر ۱۷) مقام ہردہ مین
ایک ہندو عورت حلیہ اسلام سے آراستہ ہوی (منشور نمبر ۱۷
شہر امرتسر مین ایک پادری مشرف باسلام ہو کے
اب منادی دین اسلام کی کر رہا ہے (منشور نمبر ۱۷) مقام
بیکانیر مین چار کفرہ فجرہ نے دین اسلام قبول کیا (منشور
نمبر ۱۸) شہر احمد آباد مین ایک جاگیردار کا لڑکا جو
قوم ہنود سے تھا امت محمد علیہ السلام مین داخل ہوا۔
(منشور نمبر ۱۹) مقام تھانہ مین ۶ کرستان کلمہ شریف
پڑھکے مسلمان ہوے (منشور نمبر ۲۰) مقام کرنال مین تین
کافر ایمان لاے (منشور نمبر ۲۴) شہر گورداسپور مین دو
شخص از قوم ہنود مشرف بایمان و اسلام ہوے (منشور
نمبر ۲۴) شہر آگرہ مین ایک واعظ دین پولوسی مذہب
اسلام طرف رجوع لایا اور مسلمان ہوا (منشور نمبر ۲۲)
شہر بمبئی مین ایک ہندو مسلمان ہوا (منشور نمبر ۲۴)
مقام سہارنپور مین ایک ہندو داخل اسلام ہو کر دولت
ایمان سے مشرف ہوا (منشور نمبر ۳۰) شہر بمبئی مین
ایک ہندو عورت معہ دو بچون کے امت حضرت نبی آخرالزمان
مین داخل ہوی (منشور نمبر ۳۳) کرنال مین دو کفرہ
فجرہ مشرف باسلام ہوے (منشور نمبر ۲۴) مقام تلچری
مین ایک ہندو مسلمان ہوا (منشور نمبر ۳۴) ہمرول

ضلع کرنول مین ایک انگریز جسکی تنخواہ اڑہائی سو روپیہ ہے برضا و رغبت دین اسلام قبول کیا (منشور نمبر ۳۴) مقام ہردوہ ضلع ہوشنگ آباد مین ایک ہندو اسلام لایا (منشور نمبر ۳۵) الحاصل سال گذشتہ مین بسا اشخاص نے دین اسلام قبول کیا ہے جنکے اسماء مبارک لکھنے کی یہان گنجایش نہین - حافظ حقیقی اس دین متین کا بمصداق وانا لہ لحافظون حافظ و ناصر ہے - نظر انصاف سے دیکھین اور دل باریک بین سے غور کرین تو یہہ بات بسان مہر تابان ظاہر ہے کہ حقیقت مین جب سے منشور محمدی نکلا ہے ہندوستان مین پادریون کے مشن کی وہ رونق و ترقی نرہی - کاش کہ اگر ہمارے مسلمان بھائی منشور محمدی کے طرف توجہ مبذول فرماوین اور مالک و مہتمم و منتظم منشور محمدی جناب محمد شریف صاحب کی چندہ سے امداد کرین تو ہفتہ وار منشور محمدی کے چار صفحے زبان انگریزی مین طبع ہوکے مختلف سلطنتون مثل انگلنڈ و فرانس و آسٹریا و اسپین و اٹالی و جرمنی و پرشیا و رشیا و پورچوگل و افریقہ و امریکہ و آسٹریلیا وغیرہ مین دعوت اسلام کی ہوا کریگی جس سے حقیقت مذہب عیسوی و دیگر مذاہب کی ظاہر ہوتی رہیگی - مردم شماری سال گذشتہ کے حساب سے ہندوستان مین تخمینہ پانچ کروڑ ایک لاکھ اکیس ہزار پانسو پچاسی کے اہل اسلام ہین اگر ہر ایک مسلمان بلا رعایت امیر و فقیر ایک وقت ایک ایک پیسے سے منشور محمدی کی مدد فرماوے تو یہہ کام بآسانی کسی ایک شخص خاص کو تکلیف دینے کے بخوبی ادا ہو سکتا ہے -

انسان کو خدا نے اسبات پر مجبول کیا ہے کہ جلب نفع مین سعی اور دفع مضرت مین کوشش کرے چنانچہ ہر انسان کا یہی معمول ہے اکثر انسان بسبب عدم غور و تامل کے نفع حقیقی کو جس سے دینوی و دینی عمدہ نتایج و ثمرات حاصل ہوا کرتے ہین اتنا نفع حقیقی خیال نکرکے اسی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ جنکا نفع نہ دنیا مین کامل اور نہ آخرت مین پورا ہے چنانچہ آسایش بدنی کے لوازم جو غیر از ماکول و مشروب ہین اسپر دلالت کرتے ہین - جب انسان عقل سلیم و فطرت مستقیم سے اپنے عمدہ نفع مندامر مین غور کریگا تو بجز دینی نفع کے جسکا فائدہ دنیا و آخرت مین کامل ہے - اور کوئی امر اتنا سود مند نہ پائیگا - جب ایسے عمدہ نفع مندامر مین کوئی ایک ایسی مضرت کہ جس سے اسکے پورے پورے نتایج حاصل نہ ہو سکین اسکو لاحق ہو جاوے تو کیا کچھ سعی اس مضرت کے دفع کرنے مین کرنی چاہیئے اگر عالی ہمتی سے اور کچھ نہ کرین تو اتنا کرین جو اپنے امور معاش کے مضرت لاحقہ کے دفع مین کیا کرتے ہین - اگر اتنا بھی نہو تو کیونکر خیال کیا جاویگا کہ اہل دین کو دین کا پاس ہے اور اہل اسلام کو ہمدردی اسلام - جب ہمارے مخالفون نے آفتاب نبوت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو اپنے بیجا خیالات و عندیات کے غبار مین پوشیدہ کر دینا اور رخسار اسلام پر غازۂ اعتراضات بیجا لگانا چاہا تو بعض عالی ہمتون نے بقاعدۂ دفع الضرر اہم من جلب النفع اصل مقصود کے باطل کرنے اور آفتاب نبوت کو علانیہ چمکانے مین ایسی کوشش کی کہ جسکا نتیجہ مشتری صاحبون کے جناب پر روشن اور یہہ منشور اس میرے دعوے پر ایک گواہ عادل ہے - اس منشور کی ترقی واقع مین دین محمدی کی ترقی ہے - باقی آیندہ -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

مثنوی

نوک ریز کلک فصاحت و بلاغت رقم مولوی
سید محمد فخر الدین صاحب بلگرامی فخری ادام اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستوجب حمد رب باری — عالم پہ ہے فیض جکا جاری
خلاق کریم و مہربان وہ — بخشندۂ جان و انس و جان وہ
حکم اوسکا زمین و آسمان پر — حکم اوسکا مکان و لامکان پر
منقاد ستارگان ہین اوسکے — تابع جسم و جان ہین اوسکے
رحم اوسکا ہے رحمت مدد — احوال پہ بندگون کے بیحد
اور نعت حبیب کبریا کو — ثقلین کے پیر و پیشوا کو
موصوف مکارم خدائی — ممدوح جناب کبریائی
محبوب خدا بہ خلعت پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
زینت دہ مسند رسالت — بسم اللہ نامہ شفاعت
محذوم جہان مطاع عالم — سردار زمان و فخر آدم
منصور بہ نصرت مؤید — مولائے جہانیان محمد
سبحان اللہ نام نامی — شیرین فرمائے تلخکامی
مصری مین کہان ہی یہہ حلاوت — بیرون ز بیان ہے یہہ حلاوت
یہہ ذات وجود مین جو آئی — رحمات عموم سات لائی
کیا رحمت عالمین لقب ہے — بے شک یہہ جہان پہ فضل رب ہے
پیرو پہ ہین یہہ خاص کرکے — منکر بھی ہے فیض یاب اس سے
وہ خلق وہ شفقت مجسم — یکسان ہے بنی و آدم
پرسش جو ملیح آپکے ہین — صدقے اس شہ پہ جان ہے ہین
کیا پوچھنے اچھا کیا گمان ہے — اوسکی ہی زمین و آسمان ہے
یہہ آپ رہبری کو پہنچے — منشور محمدی نکالے
توحید خدا کو تا بتا ہین — گمراہون کو راہ تا دکھا ہین

از طبعزاد ناظم رنگین بیان شاعر شیرین زبان
جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری
آغاز سال سیزدہم

ہر گل مین تری ہے بو الٰہی — ہر غنچہ مین ہے ترا ہی جلوہ
جو سبزہ کہ باغ مین اگا ہی — ہر سبز کا تو ہی رنگ و بو ہے
ہر سبز کا تو ہی رنگ و بو ہے — ہر گل کو تری ہی آرزو ہے
گلزار مین دشت مین خدایا — ہی تیرے ہی عشق کا سودا
دریا و دریا ہے تیری قدرت — قطرہ قطرہ ہے تیرے رحمت
خلاق زمین و آسمان تو — کرتار جہان و انس و جان تو
تیری قدرت کی ہے روانی — برسے ہی سحاب و باد و باراں
تیری عظمت کا اک نشان ہے — نظرون مین ہمارے آن ہے
وحدت کا ہی سبز و تازہ گلشن — کثرت کا جل رہا ہے خرمن
تو خالق خلق ہے الٰہی — ہے وصف مین تیرے سحر و ماہی
کس منہ سے ادا ہو حمد تیرا — ہے وصف کا تیرے مو بمو یارا
تو وہم و خیال سے بری ہے — تو نقص و زوال سے بری ہے

جو کچھ تین کہون تجھے خداوندا — لایق نہین تیرے تیری سوگند — اے عرب و عجم محمدؐ
جو وصف کہون ترا بجا ہے — کیا اور کہون کہ تو خدا ہے — بے شک وہ شفیع عاصیان ہی
تشبیہ کو تو نہین کوئی شئی — تنزیہ تری صفات سے ہی — بعد اسکے ای ناظرین مشکور
ہر رنگ مین بو مین تیرا جلوا — پرتو ہے تو سب ترا — ہے فضل خدا جو شامل حال
رفعت مین تری جبال قاصر — ہین تیری جلال کے مظاہر — منشور محمدی کو دیکھو
ہستی تری سب کی پایہ بندی — شایان تجھے ہستی و بلندی — اخبار ہے پرچہ ہدایت
دریاے ہفتگانہ کیا ہے — تیری قدرت کا بلبلا ہے — یہ رکن ہے دین مصطفیٰ کا
ساتون اقلیم کا یہ نقشا — کلک صنعت نے تیرے کھینچا — اللہ کے امر سے ہے معمور
فانی سب اور تو ہے موجود — عابد سب اور تو ہی معبود — یہ پیک ہے دین احمدی کا
اک لفظ سے تیرے سب جہان ہے — سب ترا مکان تو بے مکان ہے — یہ قاصد قاصد خدا ہی
تیری عظمت کو پہونچے انسان — کشتی عقل کو ہے طوفان — توحید کا گل ہے اسکی تابش
تو پاک ہے عیب سے خداوند — تجھکو ہین زن ہے اور نہ فرزند — یہ رہبر راہ راستان ہے
تیرا ہین کوئی شریک و انباز — تیری وحدت مین ہے براز — یہہ جلوہ بزم ابتدا ہے
بے شبہ تو واحد و احد ہے — سب کو ہی نیاز تو صمد ہے — کرتا ہے بیان بخوش دہانی
تیری قدرت کا کارخانہ — سمجھے کوئی کیسا کیا ٹھکانا — اسلام کے فیستان کا ہی شیر
تعریف کی تیری یا الٰہی — قدرت ہم مین نہین کہان ہی — ہوتا ہے مذہب نصارا
خامہ کو ہے عجز بے زبانی — ہوتی ہے زبان پانی پانی — ہر صفحہ ہے گلشن نگارین
ای خامہ ور فشان رقم کر — کچھ نعت نبی مین سر کو خم کر — اسلام کا یہ چراغ روشن
وہ کون رسول اولوالعزم پاک — ہے شان مین جسکے آیا لولاک — ہر ایک ورق ہی کاغذ زر
سردار رسل امام عالم — شاہ دو جہان و جان آدم — حرفون مین بھری ہنین سیاہی
آقای نعت و نبی اکرم — نام پاکست اسم اعظم — یہہ بین سطور ہے زلالی
اسوار براق تیز و چالاک — ستیار سریع سیر افلاک — سطرون مین سفیدی کیا عیان ہی
نور حق و باعث دو عالم — سلطان زمن شہ مکرم — حرفون کا بندھا ہوا تسلسل
محبوب خدا خدا کی قدرت — شاہنشہ کشور نبوت — ہر دائرہ حرف کا قلوہ ہے
اللہ کا بندہ سب سے افضل — اللہ کے بعد سب سے اکمل — پھیکا ہوا اک کمند ہے مد

ہر اک نقطہ ہے خالِ محبوب — خالِ محبوب دلکا مرغوب
جدول کہ طریق راستان ہے — یا جادۂ خلد بیگمان ہے
اجزا کا حاشیہ مزین — آگے دلہن کے گویا درپن
گلہای معانی و مضامین — تختہ تختہ ہین اسمین رنگین
ہر صفحہ ہے اسکا رشک گلشن — گلچین ارم کا گویا دامن
ارباب ہمم سے اب ہی امید — البتہ کرینگے اسکی تائید
تائید ہی اسکی دینکی تائید — دین و شرع مبین کی تائید
اب ختم دعا پہ کیجئے گا — جی بھر کے دعائین دیجئے گا
یارب یارب یہ التجا ہی — مقصود و مراد و مدعا ہے
منشور کو رکھہ مدام باقی — کر جام ہدیٰ کا اسکو ساقی
تاریخ کا جب خیال آیا — بحر فکرت نے جوش کھایا

پروانۂ طبع سبزواری

بولا سن - شمع رستگاری
۱۳۰۱

تاریخات سال جدید

اخبار مفرح القلوب
۱۳۰۱

ستارہ دین احمد کا جو چمکا — گھٹا ہے پایۂ دین مسیحا
خر عیسیٰ کی کچھ باقی نہین قدر — براقِ برق وش ہی جلوہ پیرا
یہہ اخبار ہدایت ہی سراسر — مبارک نام ہی منشور جسکا
بڑہی رونق ترقی کو ہوا اوج — کہ اس اخبار نے ہی سال بدلا
الٰہی جب تلک ہو شوکت دین — رہے منشور کا بس بول بالا
معاون شاد اس اخبار کے ہون — حسد سے حاسدون کا منہ ہو کالا

جو پوچھا سبزواری نے یہ سال
مین بولا - مخبر صادق سراپا
۱۳۰۱

قولہ

حقا ہین ست اخبار ذی شان — تعریف دلہا جان عزیزان

من از لب جان تاریخ گفتم

اعجاز بیان اخبار رحمان
۱۳۰۱

سال نو

ای در تنک دیوے تو زآغاز
عنقای نظر بلند پرواز

حمد بیحد اور ثنای لاتعد اس قادر مطلق کو سزاوار ہے جسنے اپنے بندون کی ہدایت کے لئے نبی آخر الزمان کو بھیجا - اس پیغمبر رحیم و کریم نے ہمکو ظلمت بدعت و ضلالت سے نکالکر توحید کا شاہراستہ دکہایا - تثلیث کی گمراہی بتلائی اور توحید کی خوبی بیان کی - درود و سلام انکے آل و اصحاب پر جو آسمان ہدایت کے تارے ہین -

امّا بعد ناظرین اخبار میمنت آثار منشور محمدی کی خدمت

مبین روشن ہووے کہ آج اس اخبار کی بارہوین جلد تمام ہوئی
اور تیرہوان سال شروع ہوا - سال بھر مین جو مضامین رد
مضاربی طبع ہوے اون سے دین اسلام کا حق اور مذہب
پولوس کا ابطال سب کو معلوم ہوا - خدا کے فضل سے سال بھر
کے فیل کو دیکھا جاوے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مضمون مین
غلبہ اسلام حرف حرف سے ظاہر ہو رہا ہے : وجود خلد ستی
اہل اسلام مسلمانون نے اپنے دین متین کا خوب اظہار کیا ہے -
صدہا کتابین ابطال دین پولوسی اور حقانیت دین مبین مین
شایع ہوے ہین - پادری ماجون کی ہر جگہہ ہزیمت ہی -
انکی قلعی خوب کھلی ہے - منشور محمدی کے ہر ایک نمبر مین دو چار
بیدینون کا دین اسلام مین داخل ہونا ثبت ہوتا گیا ہے -
غور سے دیکھا جاوے تو قابل لحاظ یہہ بات ہے کہ یہہ لوگ جو
اپنے قدیم مذاہب باطلہ سے تائب ہوکر دین حق کو حاصل کیے
ہین کچھہ لالچ اور طمع دنیوی سے نہین ہے - یہان مسلمانون کے
پاس کیا ہے جو انکو طمع تبلائی جاوے - کوئی فنڈ ہے اور نہ
کوئی مشن جس سے نومسلمون کو روٹی ملنے کا یقین ہو جاوے
پس ان لوگون کا جنکا تعداد صدہا ہوتا ہے مسلمان ہونا
درحقیقت حقیت دین اسلام ہے جو انکو اپنی قدیم مذہبون سے
پھیر کر اس دین مین لائی - اور ہر ایک نومسلم دیگر مذہبون کے
حامیون اور نائبون کو یہہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کی سچائی
اور حقیقی روشنی کا یہہ ظہور ہے کہ مین مسلمان ہوا -
مسلمانون کی بے پروائی جسکا ذکر ہمنے پارسال کے اول پرچے
مین بھی کیا تھا افسوس ہے کہ وہی ہے جو آگے تھی - ہمارے بھائی
اگر حمایت دین کا ذرا بھی خیال کرین تو آج بھی اسلام کو وہ
تقویت حاصل ہو سکتی ہے جو کسی زمانے مین تھی —

ارباب دول اس سے بیخبرین اور جنکو حمایت دین کا خیال
ہے انکے پاس بلندی ہے - پس اسحالت مین جو کچھہ فروغ
اسلام کو آج ہے اسکا یہی سبب ہے کہ وہ اصلی ہے - اپنی سچائی
اور حقانیت سے ادیان باطلہ پر غلبہ کر رہا ہے نہ یہہ کہ اسکے
پیرو اسکی حمایت مین سرگرم ہین - ہم اس سال بھی ہماری
عرض پارسال کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر منشور محمدی کے پانسو
خریدار پیشگی دینے والے جمع ہو جاوین تو ہم اس اخبار کے
حجم کو بڑہا دینگے اور عشرے کے عوض ہفتہ وار کر دینگے -
اور لطف یہہ ہوگا کہ قیمت موجودہ مین افزونی نہوگی -
چونکہ اس اخبار کے عمدہ عمدہ مضامین رد مضاربی اردو مین
ہوتے ہین اس لئے اکثر پوادر کو انکی مطلب سے بیخبری رہتی ہے
کیا خوب ہوتا اگر منشور کے مضامین کا انگریزی ترجمہ ہو کر کوئی
ماہواری رسالہ یا تراکٹ نکلا کرتا -

ہندوستان کے مسلمان باشندے اگر فی کس تائید دین کے
لئے ماہوار پاؤ آنہ بھی دین تو وہ کام ہو سکتا ہے جو اشاعت
مذہب پولوسی کے لئے کروڑون روپیہ مین بھی ہو نہین
سکتا - باوجودیکہ لاکھون روپیہ مشن کے ذریعے سے خرچ
ہوتا ہی اور ہزارہون تدبیرین مذہب کی اشاعت کے لئے
عمل مین آتی ہین تو بھی ہم دعوی کرتے ہین کہ جو کام مسلمانون
کا یہہ مذہبی پرچہ کرتا ہے اسکا عشر عشیر بھی پادریون کے
تمامی اخبارون اور لاکھون تراکٹون سے بصرف زر کثیر حاصل
نہین ہوتا - پس افسوس ہے اگر مسلمان اس پرچہ کی اعانت
سے پہلو تہی کرین - بارہ سال سے یہہ اخبار نکلا کرتا ہے اور
ہر سال یہہ اپنی حالت کو میدان دین کے پیش کرتا ہے مگر حالت
یہہ ہے کہ چند خاص خاص دینداروں کے سوائے اسکے حال پر

کسیکی توجہ نہین-
ای حضرات اہل اسلام یہہ پرچہ کسیکی خاص ملک نہین اور نہ
اس سے نفع دنیوی مقصود ہی- اس سے مقصود یہی ہے کہ
دین اسلام کی اشاعت ہو باطل مذہبون کے مطاعن بیجا کا
معقول و منقول جواب دیا جاوے اور خدا سے انکی ہدایت چاہی
جاوے- یہہ پرچہ تو اپنی حقیقت مین سارے اہل اسلام کا پرچہ
اور تمامی مسلمان اسکے ہین پس قابل افسوس ہے کہ مسلمان اسکی
خریداری مین پیشدستی نہ کرین اور اسکو حالت موجودہ مین
چھوڑا جاوے- ہمکو مسلمانون کی حمایت دین سے امید ہے کہ وے
البتہ اسکی طرف توجہ کرینگے-

چونکہ یہہ اخبار مسلمانون کا ہے اور مسلمان جو کچھ اسکی تائید
کرین خواہ قلم سے درم سے وہ احسان طلب نہین اسلئے مناسب
تو یہی ہے کہ ہم اس مضمون کو ختم کرین- مگر اس وجہ سے کہ
مسلمانون کی تائید سے یہہ اخبار مبارک آثار ہمارے اہتمام سے
نکلتا ہے ہمکو لازم ہے کہ ہم اس اخبار کے معاونون کا شکریہ
ادا کرین- پس ہم تہول سے اس اخبار کے مضامین نویسون
اور مشتریون کا شکریہ ادا کرتے ہین جنکی تائید سے اسکا شیوع
ہے اور جنکو حقیقت مین دین اسلام کی محبت ہے- اور دعا
کرتے ہین کہ جیسا کہ سال گذشتہ ہمارے مشتریون کی توجہ سے
اور ہمارے کارپردازان منشون کی اعانت مضمون نویسی سے
اس اخبار کی ترقی رہی ویسا ہی خدا یتعالی انکی عمر و دولت
مین ترقی دیوے- الٰہی یہہ پرچہ تیرے دین کی تائید کا
پرچہ ہے- پس تو ہی اسکی اعانت کا مسلمانون کو شوق دے- امین

جن اخبارون کا اس اخبار سے مبادلہ ہوتا ہی
انکے مہتممون کا بھی ہم دل سے شکر کرتے ہین اور چاہتے

ہین کہ وے حضرات کبھی کبھی اپنے اخبارون مین اس اخبار
کی تائید کے مضامین اور ترغیب خریداری کے مضامین درج
کرنے سے ہمکو بے دامون مول لین-

الفقر فخری

۱۳۰۱

شکر رب کریم و غفور بر آغاز سال سیزدہم منشور

ای نامِ تو قبلہ زبانہا + چشم دلہا چراغ جانہا + آئینہ راز
نست عالم + پیداست زناہناشانہا + ویران شدہ
نسیم شوقت + مانند حباب خانمانہا + سر منزل تست بی نشانی
گردد رہ کیست کاروانہا + شوق تو بہر دلی کہ افتاد +
پر کردہ ز خاکہا دکانہا + فرسودہ بسجدہ درتو + تا فرق
جبین اسمانہا + چشم انصاف سے دیکھو تو جمیع محامد
و معظم ترین ستایش و مکرم ترین نیایش کے لایق وہی
ایک ذات مستجمع الکمالات واحد و لاشریک لم یلد و لم
یولد ہے جسکی ردائے کبریائی ہر طرح کے غبار حدوث و تجدد
سے مبرا اور اسکی ساحت عزت ہر قسم کے معائب و نقصانات
سے منزہ ہے اور جسنے اپنے قدرت کاملہ و صنعت بالغہ
سے یہ سات بلند و رفیع سموات ہمارے سرون پر خلقت کرکے
اُن پر سات سیارون کو روشن فرمایا اور ایسے ہی سات
کشادہ و وسیع صحن زمین کو ہمارے تحت قدم گسترده فرما
کے جمیع مخلوق کو اسکے خواہ ذی روح ہون یا غیر ذی روح
ہمارا مسخر و محکوم کیا اور اس سے عناصر اربعہ و موالید ثلاثہ
کا ظہور بتلایا اور دل بینا سے فکر و غور کرو تو انواع و

اقسام کے شکر کے قابل ہے ایک مشکور متعال ہے جسنے اپنے
عنایت واخرہ سے انسان ضعیف البنیان کو اپنے سب
مخلوقات مین لباس شرف سے ممتاز فرماکے اشرف المخلوقات
فرمایا اور اسکو اپنا خلیفہ فی الارض کیا۔ منعم متعال جل جلالہ
وعم نوالہ کے نعمات بیغایات بنحوای ان تعدوا نعمت اللہ
لا تحصوہا ایسے ہنین جنکا حساب وشمار کیا جاوے اگر نظر غور
دیکھین اور دل انصاف پسند مین سوچین تو بخوبی معلوم ہوگا
کہ اسکے نعمات غیر متناہیہ مین خلافت الہیٰ کے برابر کوئی
نعمت عظمیٰ ودولت کبریٰ نہین جسکے بدولت وہ اشرف
المخلوقات بنا اور مسجود ملایک ہوا انسان ضعیف البنیا
کو یہہ مجال کہان کہ اپنے خالق حقیقی کی حمد وثنا کر سکے
جب آسمان وزمین کے فرشتے بمصداق ما عرفناک حق
معرفتک وما عبدناک حق عبادتک یہہ کہہ رہے ہین کہ
ہم تیری ثنا وسپاس کا حق ادا نہین کر سکتے تو کیا یہہ
ممکن ہے کہ مشت خاک اس عہدہ سے بری ہو اور اسکے
حمد وثنا کا دم مارے؟ ہر چند انسان کو یہہ طاقت نہین کہ
اس معبود مطلق کے سپاس گذاری سے سبکدوش ہو
تاہم بشر سے جو کچھہ ممکن ہوا تنا سپاس اپنے پروردگار منعم
حقیقی کا بجالانا اسکا کام ہے۔ ہم اسکے کن کن انعام واحسان
پر شکر بجالاوین اور کس کس مراحم وعنایات پر اسکی سپاس
وستایش کرین۔ سب سے زیادہ شکر وستایش منعم حقیقی
کا بسبب اس نعمت غیر مترقبہ کے ہم پر واجب ہے کہ اسنے اپنے
رحمت کاملہ سے خورشید اوج رسالت کو کوکب برج نبوت
ہادی عالم شفیع بنی آدم مالک رقاب امم صاحب مقام محمود
مقدمۃ الجیش اصفیا سرور فرد اتقیا خاتم الرسل والانبیا۔

شرف بخش آدم باعث نجات عالم گرامی وسیلہ بنی آدم صاحب
لواء الحمد والتکریم نبی معظم رسول مکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو جسکے انوار وجود سے ظلمت کفر معدوم
ہوی اور جسکی خاتمیت وحسن رسول اللہ وخاتم النبیین سے
مفہوم ہے رہبری دور افتادگان راہ ہدایت کے لیے مبعوث
فرماکے مسبع مثانی عنایت فرمایا ؎ فرستادہ خاص پروردگار
رساننده حجت استوار + گرانمایہ تر تاج آزادگان + گرامی
تر از آدمی زادگان + محمد کہ زان تا ابد ہر چہ ہست + بآرایش
نام او نقش بست + چراغی کہ پرواز بینش بدوست + فروغ
ہمہ آفرینش بدوست + خداوند عالم سیہ تا سپید + شفاعت
کن روز بیم امید + چراغی کہ تابان ز نیروی نور + ز چشم جہان
روشنی بود دور + ستون شد خردمند از پشت او + مہ
انگشت کش گشت زانگشت او + خراج آور شش حاکم روم و ری
خراجش فرستاد کسری کے + زہے پیشوای فرستادگان +
پذیرندہ عذر افتادگان + توئی قفل گنجینہ ہا را کلید +
در نیک وبد کردہ برما پدید +

اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ بعدد من صلی وصام وبارک
علیہ وعلی آلہ وصحبہ بعدد من قعد وقام۔

اما بعد سب عقلاء باریک بین ونازک مزاجان حق
گزین وفارسان میدان علم وکمال وشہسواران معرکہ
فضل وجلال پر آشکارہ ہے کہ مدت دراز وزمانہ دیر باز سے
مخالفین اسلام کا یہ ارادہ تھا کہ کسی طور سے آفتاب عالمتاب
اوج اسلام کو سحاب سفوات بیہودہ سے پوشیدہ کر دین
اور چمنستان دین محمدی وبستان دین احمدی پر سرسر
بے دینی وگمراہی کا خزان لائین چنانچہ ان مخالفون کے

علماء نے اسکے بہت سے تدابیر دہوندہی اور بہت سا روپیہ
اسکے لئے بگاڑا لیکن اسلام و اسلامیون کا کچھ نہ بگڑا - آخر
بعد ناچاری اپنے شاہد مدعا کا ظہور کاغذون پر بتلانے لگے
اس کارروائی سے انکا مقصود و تصور یہہ تہا کہ ہم بہت سے عاشق
مزاجان دین اسلام و نبی علیہ السلام کو اپنے کیود ضلالت مین
پھنسائین - قبل اجرای اخبار فیض آثار منشور محمدی اس
جہلستان و ظلمتکدہ ہندوستان مین پادریون نے ایک سخت
دہوم مچا رکہی تہی - کہین تو یہہ سنا جاتا تہا کہ پادری عماد الدین
مولف ہدایت المسلمین بڑے تیز طبع و فہیم اور خوب واقف نسب
مسایل دین عیسوی سے ہین اور انکی لیاقت نے انکو بڑے بڑے
نامی گرامی عیسائیون کا مقرب کردیا ہے اور انہون نے اسلام
کی اچھی خبر لی ہے - کہین تو یہہ گوش زد ہوتا تہا کہ مسٹر صفدر
علی جو آجکل کرستان ہوگئے ہین دین اسلام سے خوب واقف
ہین اور بسبب اس وقوف کے انہون نے رد اسلام مین ایک رسالہ
میزان تحریر کیا ہے - کہین یہہ سنا جاتا ہے کہ پادری رجب علی نے
تردید اسلام مین شمس الاخبار لکہنؤ مین شایع کیا ہے - کہین سے
یہہ صدا آتی تہی کہ اودیانہ مین اخبار نور افشان تخریب دین نبی
آخر الزمان مین چھپ رہا ہے - جب ہر طرف سے بالکل ان
باطل و صلیب پرستون کی دہوم مچگئی تو مقدر دربار حضرت
ختمیت مدار جناب محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الاظہار سے انکے
نام پر ایک منشور نکلا جس مین انکے سب شکوک باطل کا بطلان
اور انکے کفر و خذلان کا تبیان ہے - جب یہہ منشور نکلا تو
اسنے صاف ظاہر کردیا کہ عماد الدین مسایل اسلام و
عیسویت سے بالکل اجہل ہے اور انکی تصنیفات کی جناب
مولوی محمد علی صاحب کانپوری خوب دہجیان اڑا دئے اور

کتاب ہدایت المسلمین کے اغلاط ظاہر کردئے جسکا جواب
آجتک عماد الدین سے نہو سکا اور سبکو یہہ معلوم ہوگیا کہ عماد الدین
تحریر جواب و علم مناظرہ سے سخت بے بہرہ ہی مسٹر
صفدر علی کی پوری خبر لی گئی اور یہہ بتلایا گیا کہ اسکو کسی
علم سے مطلقاً خبر نہین ہے اور اسکے کتاب میزان نامہ کا رد
اسی منشور مین شایع ہوتا رہا تو یہہ معلوم ہوگیا کہ میزان نامہ کے
برابر دنیا مین کوئی پوچ و مہمل و لغو و نکمی کتاب نہین
جب اس اخبار فیض بار نے اسکے کتاب کی خبر لی اور اسکے
دہجیان اڑا دیا تو ہر ایک ادنی و اعلی پر پادری صفدر علی کا
حال کہل گیا - پادری رجب علی کے شمس کا منشور محمدی
نے ایسا تعاقب کیا کہ اسکا نور گہٹ گہٹ کر وہ کوکب بنگیا
یہہ سنا کہ جب وہ شمس تہا تو ہزارون گہن اسلام اسکو لگ
گئے تہے آخر گہن اسلام ایسا لگا کہ بالکل شمس نظر عالم سے محو
ہوگیا اب تو شمس کوکب بنا ہے آیندہ دیکہئے کیا ہوگا - اگرچہ
آجکل کوکب ہند شب دیجور عیسویت مین طلوع کیا ہی پر یہہ
سنا کہ آپ جس سے اقتباس نور کرتا تہے تو بے نور ہوگیا ہی
پھر اب اپنی کیون بنے یقین ہے کہ کوکب ہند خورشید دین
محمدی کے طلوع سے سراسر بے نور و مخفی ہوجائیگا الہی آمین
یا رب العالمین - اور رجب علی کے سب کرشمے اور مکر و فریب ظاہر
کردئے گئے جس سے وہ مجرم سرکار ہوا اور مشن لکہنؤ سے نکالا
گیا - شمس الاخبار کے جوابات اور اسپر ایسے اعتراضات منشور مین
طبع ہوتے رہے جس سے سب پر ظاہر ہوگیا کہ صاحب شمس الاخبار
(جواب کوکب کے نام سے مشہور ہی) تحریر جواب سے عاجز و
مجبور ہین کیونکہ اخبار منشور محمدی کو جاری ہوے آج کامل
بارہ سال ہوتے ہین اور اسنے انکے سب باتون کا تعاقب

سخت کرنے کے باوجود آجتک اُن سے ایک سطر جواب
بھی منشور کا نہ ہوسکا اخبار **نورافشان** کا منشور محمدی نے
ایسا چھاپا کیا کہ وہان قلم اور تیشہ پر اسکے **قفل** اور مہر **سکوت**
کا لگا دیا - اگرچہ صاحب نورافشان نے اثبات دین عیسویت
پر اپنے اخبار مین بہت کچھ ظلمت فشانی کی ہے کہ جسکی تقلی
تردید ہمارے منشور نے فرمائی ہے مگر صاحب نورافشان سے
ہمارا ملتمس یہ ہے کہ جس شمس کے نور سے آپ منور و روشن
ہوکے نورافشان بنے ہین تو وہ اندنون محو ہوکے کوکب
بنگئے ہین پھر آپکی یہ نورافشانی کیسی ہے ؟ غرض اس اخبار
منشور محمدی نے کسی مخالف کو نچھوڑا اور سبکی تہ خبر لئے
بغیر نہ ٹھہرا - جب سے یہ منشور ہدایت دستور عالم و عالمیون
پر رونق افروز ہوا ہے ساری قلعی باطل پرستون و مخالفون
کی چار دانگ عالم مین ظاہر ہوگئی اور بہت سی گمراہون
و بے دینون کی سب پر معلوم ہوگئی ہر مخالف اسلام کا اور
ہر عدو حضرت محمد علیہ السلام کا جو بطمع حطام دنیویہ بطلان
دین اسلام کا معتقد تھا بصمیم قلب اسکی حقانیت اور
آنحضرت کے نبوت کا قایل و مقر ہوا - باوجود منشور محمدی
شب و روز مذہب پولوسی کے قلعی کھولنے اور ناواقف
لوگون کو اسکے اصول بے بنیاد اور مکر و فریب پولوسی سے
خبردار کرنے کے اگر کوئی طامع حطام دنیا ان پولوسیون کے دام
مین آئے اور جال مشن مین گرفتار ہوکر انکی جیسے کہے تو
اسلام کا کیا بگڑتا ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ + بلکہ کئے ایک بے علم مشرکین
جو ان مکارون کے قابو مین آگئے تھے اور اُن بے عقلون پر
انکا جادو چل گیا تھا حقیقت دین عیسوی سے واقف

ہوکے توبہ کئے اور شعلہ جہنم سے بچکر نکلے ہین -
مین اس منشور کی کیا تعریف کردن اور اسکے بیان وصف مین
کیا لکھون کہ تعریف اسکی خارج حد تقریر ہے اور توصیف
اسکی بیرون از جداول تحریر ؎ زبان ناطقہ لال است
اندرین تقریر + بماند خامہ در دفتار خامہ تحریر +
یہہ وہی منشور ہے کہ اسنے بلایل عقلیہ و نقلیہ نہایت
شوکت و عظمت سے سب شبہات و وساوس اثیر شمس الاخبار
کو جو بسبب جہالت و ضلالت کے اسنے اسلام پر وارد کیا
تھا ایسا مردود فرمایا کہ ہرسکوت دہان اثیر شمس پر لگا
یہہ وہی منشور ہے کہ پادری رجب علی کے قافیہ کو دلایل نقلیہ
و عقلیہ سے ایسا بند کیا کہ اسکا قفل دہان صاف بند ہوگیا اور
آج تک نہ کھلا -
یہہ وہی منشور ہی کہ عماد دین عیسوی کو ایسا دلایا کہ سقف
عیسویت کی حضرات پولوسے نئی تعمیر نہ ہوسکی -
یہہ وہی منشور ہے کہ پادری صفدر علی کے راہ صفدری کو
ایسا مسدود کیا کہ اور دنگا تو اوسپر سے گذرنا کیا بلکہ خود
پادری صاحب کا چلنا دشوار المر ہوگیا -
یہہ وہی منشور ہے کہ اخبار نورافشان اور اسکے اثیر
پادری ویری کے اعتراضات بیہودہ کی ایسی خبر لی کہ
آخر الامر انھون نے اسکو اپنا مخدوم جانا -
یہہ وہی منشور ہے کہ منشی خیرالدین صاحب برادر حقیقی پادری
عمادالدین کو حقیقت دین محمدی و بطلان دین پولوسی
پر نہایت واقف و آگاہ کرکے پھر دایرہ اسلام مین لایا -
یہہ وہی منشور ہے کہ اسنے سید مراد علی صاحب بیمار کو جو چند
یوم تک باصطباغت عیسویت علیل و بیمار تھے غسل صحت